سوال

وپراٹھایا جائے؟ (159)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ بات ثابت ہے کہ نمازجنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے؟ یا پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کیا جائے جبکہ باقی تکبیرات میں سر اوپر اٹھایا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازجنازہ میں تکبیرِ اُولیٰ کے وقت رفع الیدین کرنا تمام ائمہ کے نزدیک مسنون ہے۔

تکبیرِ اُولیٰ کے وقت رفع الیدین کرنے پر سب ائمہ دین کا اجماع ہے۔ (الاجماع لابن المنذر، ص: 31)

یروں میں رفع الیدین کرنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی علی جنازۃ رفع یدیہ فی کل تکبیرۃ)(العلل ازدارقطنی 22/13، ح: 2908)

ہ علیہ وسلم جب نمازجنازہ ادا کرتے تو ہر تکبیر کے وقت دونوں ہاتھ اوپر اٹھاتے۔''

یر (146/2) میں نقل کیا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی بعض روایات میں صحیح سند کے ساتھ یہ الفاظ بھی منقول ہیں:

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی کل تکبیرۃ" (بیہقی 44/4، نصب الرایۃ اززیلعی 285/2، جزء رفع الیدین از بخاري، ص: 35)

ے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے بھی نمازجنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے، نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کیا:

ۃ 181/3، جزء رفع الیدین، ح: 109، 110، 111، مصنف عبدالرزاق 470/ر، ح: 6360)

زہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔''

ح بخاری میں نمازجنازہ کے بارے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل موجود ہے:

ازجنازہ ادا نہ کرتے، طلوعِ آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز (جنازہ) نہ پڑھتے اور وہ جنازے کی نماز میں (تکبیرات کہتے وقت) رفع الیدین کرتے تھے۔''

(الجنائز، سنۃ الصلاۃ علی الجنازۃ، بعد از ح: 1321)

لہ 362 ویرفع یدیہ فی کل تکبیرۃ (نمازجنازہ کی ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھائے جائیں) کے تحت لکھا ہے کہ ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہما ہر تکبیر کے وقت یہ عمل (یعنی رفع الیدین) کرتے تھے۔ (المغنی 348/3-249، دارالحدیث، قاہرہ)

ِ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن منصور کی روایت سے لکھا ہے کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے صحیح سند سے منقول ہے:

"انہ کان یرفع یدیہ فی تکبیرات الجنازۃ" (التلخیص الجبیر، الجنائز، 333/1)

زے کی تکبیرات میں رفع الیدین کرتے تھے۔''

ں سلسلے میں کسی بھی صحابی سے ابن عمر، انس اور ابن عباس رضی اللہ عنھم کے خلاف عمل کرنا یعنی تکبیرات جنازہ میں ترک رفع الیدین ثابت نہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اتباعِ سنت کی انتہائی زیادہ پابندی کرنے والے تھے۔

م ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لم کے اکثر اہل علم صحابہ اور دیگر کا یہ مؤقف ہے کہ نمازجنازہ میں آدمی ہر تکبیر کے وقت رفع الیدین کرے، عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام احمد اور اسحاق بن راہویہ کا یہی فرمان ہے۔

(ترمذي، الجنائز، ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ، ح: 1077)

عمر بن عبدالعزیز، محمد بن یسرا اور عطا بن ابی رباح اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہم و دیگر کا یہی مؤقف ہے۔ حافظ عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تکبیرات جنازہ میں رفع الیدین کرنا چاہیئے۔

(فتاویٰ اہل حدیث 121/2، ادارہ احیاء السنۃ النبویۃ، سرگودھا)

امام مالک، امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کا کہنا ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے علاوہ باقی تکبیرات میں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ (المغنی 249/2)

ں: 156، 157، نورالاسلام اکیڈمی، لاہور)

ضعیف احادیث درج ذیل ہیں:

1ے:

ح: 1077)

کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے پر تکبیر کہی تو پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھ لیا۔‘‘

اس روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے غریب قرار دیا ہے۔ (ایضا)

2ے:

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ علی الجنازۃ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود"

ل صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کرتے تھے، پھر ایسا نہیں کرتے تھے۔‘‘

میں سے پہلی روایت میں نماز جنازہ کی ابتدائی کیفیت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ باقی تکبیرات اور ان کے ساتھ رفع الیدین کے بارے میں یہ حدیث خاموش ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ ایک روایت دوسری کو تقویت دیتی ہے، درست نہیں۔ ثم لا یعود والی روایت باقی تکبیرات میں عدم رفع الیدین کے بارے میں صریح ہے،

طنی کی یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل اس حدیث کے خلاف تھا۔ وہ نماز جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کرتے تھے۔ (جیسا کہ پیچھے بیان ہوچکا ہے) اہل کوفہ (احناف) کا اصول یہ ہے کہ جب راوی کا فتویٰ یا عمل اس کی روایت کے خلاف

لبا یہی وجہ ہے کہ بعض علمائے احناف بھی نماز جنازہ کی تمام تکبیرات میں ہاتھ اٹھانے کے قائل ہو گئے۔ علامہ سرخسی لکھتے ہیں:

بلخ کے بہت سے ائمہ دین نے نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کا عمل اختیار کیا ہے۔ (المبسوط 64/2)

سر اوپر اٹھانے کے جواز پر کوئی روایت ثابت نہیں ہے بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ دورانِ نماز آسمان کی طرف سر اٹھانے کی ممانعت پر اجماع ہے۔ (فتح الباري 234/2)

بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لینتھین اَقوام یرفعون اَبصارہم إلی السماء فی الصلاۃ اَولا ترجع إلیھم) (مسلم، الصلوۃ، النھی عن رفع البصر الی السماء فی الصلوۃ، ح: 428)

ے اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھانے سے ضرور باز آجائیں، ورنہ ان کی نظر جاتی رہے گی۔‘‘

انِ نماز اگر دعا کا موقع ہو تو اس وقت بھی نگاہ اوپر نہیں اٹھانی چاہیئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلَاةِ إِلَی السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ) (مسلم، ایضا، ح: 429)

نماز میں دعا کرتے وقت آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے ضرور رُک جائیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی۔‘‘

ب حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

(لینتھین عن ذلک او لیخطف اللہ ابصارہم) (ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ، الخشوع فی الصلوۃ، ح: 1044)

اس سے باز آجائیں ورنہ اللہ ان کی نگاہیں اچک لے گا۔‘‘

کرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث میں کسی نماز کی تخصیص نہیں ہے۔ لہذا نماز فرض، سنت و نفل اور نماز جنازہ وغیرہ سب میں اس کی عمومی ممانعت کا اطلاق ہوتا ہے۔

ں 164/3)

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

نماز جنازہ کے مسائل، صفحہ: 402

محدث فتویٰ